بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقوق والدین

وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما

فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل

رب ارحمھما کما ربیانی صغیرہ۔(الاسراء ۲۳،۲۴)

ترجمہ: اور فیصلہ فرمادیا تمہارے پروردگار نے کہ نہ پوجو مگر اسی کو اور ماں باپ سے بھلائی کرنے کا۔ اگر پہنچ جائیں تمہارے سامنے بڑھاپے کو ان میں کا ایک یا دونوں تو مت کہنا انہیں ''ہاں کا ہوں'' اور نہ انہیں جھڑکنا اور بولنا ان سے عزت کرنے والی بولی اور بچھا دینا ان کے لئے اپنی چھوٹائی کا بازو ہمدردی سے اور دعا کرتے رہو کہ پروردگار ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ پالا انہوں نے مجھے کم سنی میں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ والدین سے احسان وحسن سلوک کو کس قدر ترجیح دی کہ کئی مقام ایسے گزرے جہاں شرک سے منع فرمانے کے بعد فوراً والدین کی نافرمانی سے بچنے کا حکم فرمایا۔ والدین کی اطاعت میں سب سے زیادہ حق کس کا ہے اس بات کی وضاحت حضورﷺ نے فرمان سے ملتی ہے:

حدیث: جاء رجل الی رسول اللہ علیہﷺ فقال یا رسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی! قال امک قال ثم من! قال "امک" قال ثم من! "قال امک" قال ثم من! قال ابوک (متفق علیہ)

ایک شخص آیا حضورﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہﷺ کون زیادہ حق دار ہے کہ میں اس سے حسن سلوک و نیک رفاقت کروں۔ فرمایا تیری ماں پھر عرض کی پھر کون فرمایا تیری ماں تیسری مرتبہ عرض کی کی پھر کون سرکار کریمﷺ نے فرمایا تیری ماں، چوتھی مرتبہ پوچھا کون فرمایا کہ تیرا باپ یعنی شریعت نے ۱۰۰ میں سے ۷۵ فی صد حصہ ماں کا رکھا ہے اور ۲۵ فیصد باپ کا لیکن لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ باپ کا ماں سے کسی بات پر تنازع ہو تو ماں کے حکم پر گالی دی جاسکتی ہے یہ بات غلط ہے کیوں کہ والدین دونوں ہی اس کی جنت بھی ہیں اور اس کی دوزخ بھی۔ سرکار علیہ التحیۃ والثناء فرماتے ہیں۔

ھما جنتک ونارک ۔ دونوں ہی تیری جنت بھی ہیں اور آگ بھی۔

ہاں البتہ دونوں کی خدمت کے حوالے سے بات آتی ہے تو اگر دونوں سفر کے ساتھ آتے ہیں تو ماں کے پاؤں پہلے دبائے پھر باپ کے۔

دونوں پانی ایک ساتھ مانگیں تو پہلے ماں کو پانی پیش کرے پھر باپ کو۔

دونوں میں سے کسی کو گالی نہ دے بلکہ اُف تک نہ کرے کہ اللہ کے حبیب (ﷺ) فرماتے ہیں ''لعن اللہ من سب والدیہ۔'' کہ اللہ کی لعنت ایسے شخص پر ہوئی ہے جو والدین کو گالی دیتا ہے۔'' اور حدیث پاک میں ہے کہ ''ماں باپ یا کسی ایک کی زیارت حج مقبول کا ثواب رکھتی ہے۔''

اور جو ان کی قبر کی زیارت کرتے ہیں فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آئیں گے۔

والدہ کا حق ایسا ہے ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جائے تو کباب بن جائے، چھ میل تک اپنی ماں کو گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں کیا میں نے اس کے حق کو ادا کر دیا۔

رسول اکرم (ﷺ) فرماتے ہیں: تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے یہ ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ووصینا الانسان لوالدیہ احسانا-حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا وحملہ وفصلہ ثلثون شھرا

-(سورۃ احقاف ،آیت ۱۵)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اسکو تکلیف سے اور اسے اُٹھائے پھرنہ اور اس کا دودھ چُھڑوانا تیس مہینے میں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

ووصینا الانسان بوالدیہ -حملۃ وھنا علیٰ وھن فصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر-

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا

کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے یہ کہ حق ماں میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر تک آنا چاہئے۔

علاوہ ازیں خوب سردی کے موسم میں بھی، خوب نیند کی حالت میں بھی وہ ماں ہی ہے جو اس کی صفائی کرتی ہے اس کو گیلے کپڑوں سے نکالتی ہے جو اسے اپنے گود کے اندر گرمی بہم پہنچاتی ہے اور جب ہم بے جا سوال کرتے ہیں تو وہ اکتاہٹ کے بغیر کئی مرتبہ سوال کا جواب دیتی ہے اور جب ان کی باری ہو کہ وہ بڑھاپے پہنچ جائیں تو ہم سے ان کا ایک سوال برداشت نہیں ہوتا ہے اور اُف تو کم سے کم درجہ ہے اس سے کئی زیادہ ہمارے منہ سے نکلتا ہے جو کسی طرح بھی روا نہیں۔

والد کی اطاعت :

اسی طرح باپ کی اطاعت پر اور اس کے حق پر حضور (ﷺ) کی حدیث مبارکہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کے حبیب (ﷺ) نے فرمایا:

طاعة الله طاعة الوالد ومعصية الله معصية الوالد☆

اللہ کی اطاعت والد کی اطاعت میں ہے اللہ کی نافرمانی والد کی نافرمانی میں ہے۔

اسی طرح کی ایک اور حدیث پاک ہے:

رضاالله فی رضا الوالد وسخط الله فی سخط الوالد-☆

اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

اور اس کے حبیب (ﷺ) فرماتے ہیں:

الوالد اوسط ابواب الجنة -فان شئت فاضع ذلك الباب او احفظ -

والد جنت کا اوسط دروازہ ہے اگر تو چاہے تو اس باب کو ضائع کر اور چاہے تو حفاظت کر۔

اور حدیث پاک میں ہے:

الجنة تحت اقدام الامهات -جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

جنت میں جانے کے لئے دروازے سے گزرنا پڑتا ہے تو والد کی اطاعت بھی ضروری ہوئی۔اور فقہائے کرام

بتاتے ہیں جو کہے باپ کی اطاعت شرعاً ضروری نہیں یا (معاذ اللہ) باپ کی توہین وتذلیل جائز ہے جو مطلقاً بلا تاویل ایسا اعتقاد رکھے وہ بے شک منکر حکمِ خدا ہوا اس پر صریح الزام کفر (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

والدین کے لئے آخر میں دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے:

اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھ پر ہمدردی کے ساتھ پرورش کی۔

اللہ تعالیٰ والدین کی اطاعت وفرمانبرداری کی توفیق دے ان کے بعد وصال کے لئے بھی دعا کرنے کی توفیق دے ان کی بددعا سے محفوظ رکھے۔کلمہ پر خاتمہ بالخیر ہو ان کی عزت کرنے کی توفیق دے کہ حدیثِ پاک میں ایسے واقعات کا اشارہ ملتا ہے کہ والدہ کی ناراضگی کی وجہ سے کلمہ بھی نزع کے وقت نہ نکلتا تھا اور اللہ کے حبیب (ﷺ) کے فرمانے کے مطابق اگر باپ بددعا کرے تو اس کی بددعا رد نہیں ہوتی۔

اللہ کے حبیب (ﷺ) فرماتے ہیں:

كل الذنوب يؤخر الله تعالىٰ منها ماشاء الىٰ يوم القيمة الا عقوق الوالدين فان الله يعجله لصاحبه في الحياة قبل الممات-

ہر گناہ کے عذاب کو اللہ تعالیٰ مؤخر فرمادیتا ہے جس کو چاہئے مگر والدین کی نافرمانی ایسا گناہ ہے کہ اللہ اس کے حقدار کو اس کی سزا موت سے قبل پہنچاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قرآن کو سمجھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔فرمانِ حق پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔والدین کا فرمانبردار بنائے ان کی بددعا سے محفوظ رکھے۔آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

☆☆☆☆☆